رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۴۰۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۳۱

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰/۳۵ | جمعرات ۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۲۶ نبوت ۱۳۶۰ ہش ۲۶ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۴ نبوت / نومبر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے حضور انور ایدہ اللہ کی صحت و تندرستی کے لیے دعا گو رہیں مولا کریم آپ کو صحت و تندرستی اور بھرپور کام کرنے والی لمبی زندگی سے نوازے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کی تائید و نصرت عطا کرتا چلا جائے۔ آمین۔

گذشتہ رات نو بجے سے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو درد گردہ کی تکلیف شروع ہوئی جو رات بارہ بجے تک انتہائی شدید ہو گئی اور ٹیکہ لگانا پڑا ٹیکے کے اثر سے صبح سے سکون ہے۔

احباب کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ حضرت سید ممدوحہ مدظلہا کی صحت کامل و عاجل کے لیے خاص طور پر دعائیں فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو جلد تر صحت کامل و عاجل عطا کرے اور ہمیشہ اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کے سایہ میں رکھے۔ آمین۔

● صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود تحریر فرماتی ہیں کہ برادرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن ڈیوس روڈ لاہور جو کہ جماعت کے ایک بہت ہی مخلص کارکن ہیں اور سلسلہ کے فدائی ہیں چند دنوں سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور کچھ پریشان بھی ہیں۔

احباب ان کی صحت کاملہ کے لیے دعا فرماویں نیز ان کی پریشانیاں بھی اللہ تعالیٰ دور کرے۔ آمین۔

امریکہ میں ٹیلی ویژن کے ایک جدید انداز میں تبلیغ دین

لائیو پروگرام میں سٹوڈیو کا رابطہ ٹیلی فون پر ناظرین سے قائم تھا جنہوں نے سوال پوچھے

امریکہ کے مشنری انچارج اور امیر مکرم مولانا الحاج عطاء اللہ کلیم کی ایک رپورٹ

نیویارک:- امریکہ سے یہ خوشکن اطلاع ملی ہے کہ امریکہ کے مشنری انچارج اور امیر مکرم الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امام مسجد فضل واشنگٹن ڈی سی نے مین ہٹن کے کیبل ٹیلی ویژن پر دین حق کے بارے میں ایک نہایت جامع اور مبسوط ایک گھنٹہ پر مشتمل پروگرام پیش کیا۔ یہ پروگرام LIVE تھا یعنی پہلے سے ریکارڈ شدہ نہیں تھا اور جس وقت عطاء اللہ صاحب کلیم دین خاتم الانبیاءؐ کی تشریح و توضیح فرما رہے تھے اس وقت گھر بیٹھے ہوئے ناظرین کا رابطہ بذریعہ ٹیلی فون سٹوڈیو میں بیٹھے ہوئے عطاء اللہ صاحب کلیم کے ساتھ قائم تھا چنانچہ مکرم کلیم صاحب نے دین حق کی جو تشریح فرمائی اس پر گھر بیٹھے لوگوں نے ان سے رابطہ قائم کیا اور ان سے بعض سوالات کئے جن کے جوابات مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم نے ٹیلی ویژن پر دیئے۔ اس لحاظ سے اس پروگرام کے ذریعے ترقی یافتہ دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی دین حق کی اشاعت و تبلیغ میں استعمال ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہوار ترجمان رسالہ "احمدیہ گزٹ" کی اکتوبر ۸۱ء کی اشاعت میں اس خبر کی تفاصیل بتاتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اس پروگرام کے ماڈریٹر مسٹر آرتھر سٹیبل تھے۔ جو کہ انٹرنیشنل سٹوڈنٹس ہوسپٹلس نیویارک کے ڈائریکٹر ہیں۔

مکرم مولانا الحاج کلیم صاحب نے پروگرام کے شروع میں بتایا کہ ہمارا دین ایک مکمل اور کامل دین ہے جس کا آغاز اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے ہی اپنے رسولوں کو مبعوث کرنے سے کیا تھا۔ یہ انبیاء دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف اوقات میں آئے اور انہوں نے مخلوق کی اپنے خالق کی طرف راہنمائی کی۔ مولانا نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب دنیا اس مرحلے پر پہنچ گئی کہ اپنے خالق کی کامل تعلیمات کو قبول کر کے ان پر عمل کر سکے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے اپنی آخری کتاب قرآن عظیم نازل فرمائی۔ یہ کتاب عالم انسانیت کے لئے آخری اور مکمل راہنمائی ہے۔ انہوں نے اس موقعہ پر بائیبل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کا حوالہ دیا جن میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر ہے انہوں نے اس امر کو پوری وضاحت سے امریکی ناظرین کے سامنے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی۔

پروگرام کے ڈائریکٹر کے سوالات کے جواب میں الحاج کلیم صاحب نے قرآن کریم کی وہ آیات پڑھ کر سنائیں جن میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان تمام نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ آیات بھی سنائیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرتبہ اور مقام کو واضح کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس موت سے بچا لیا اور ان کو اور انکی والدہ محترمہ کو بچا کر ایک ایسی اونچی جگہ پر پناہ دی جو سرسبز و شاداب وادیوں اور بہتے پانیوں اور چشموں والی سرزمین تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد کشمیر ہے جہاں پر حضرت عیسیٰؑ گئے اور جہاں پر انہوں نے طبعی موت پائی اور جہاں سرینگر میں ان کا مقبرہ موجود ہے

چونکہ پروگرام کا براہ راست رابطہ ٹیلیفون کے ذریعے ناظرین سے قائم تھا۔ اس لئے بہت سے ناظرین نے سٹوڈیو میں فون کر کے مولانا کلیم صاحب سے جہاد، بعض مسلم ملکوں میں تشدد کے واقعات اور ذات باری تعالیٰ کے وجود کے بارے میں سوالات کئے۔ جن کے جوابات مولانا کلیم صاحب نے ٹیلی ویژن پر دیئے۔ ناظرین کی مزید راہنمائی اور رابطہ کے لئے احمدیہ مشن کا ایڈریس سکرین پر دکھایا

(باقی صفحہ ۶)

ہمارا جلسہ سالانہ

مخلصین ربوہ کیلئے خدمت کا انمول موقعہ

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے انتظامات اور رضا کارانہ خدمت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"اس خدمت کو معمولی مت سمجھو۔ بڑی برکتوں والی ہے۔ یہ خدمت! ان چند دنوں کو خدا کے لیے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے۔ نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لیے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے۔ جو آپ نے برداشت کرنی ہے، لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے۔ کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ تصور ہی نہیں کر سکتا۔"

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ ۲۴ گھنٹے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مہمانوں کی خدمت میں گذار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۸ جون ۱۹۶۸ء)

(افسر جلسہ سالانہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ
۲۶ نبوت ۱۳۶۰ ہش

علم و معرفت میں حصولِ کمال کی بے انداز اہمیت

ایمان میں ترقی کے لئے علم و معرفت کے ذریعہ یقین کے مرتبہ پر پہنچنا ضروری ہے کیونکہ جب تک یقین کا مرتبہ حاصل نہ ہو انسان پر روحانی ترقی کے دروازے نہیں کھلتے بلکہ ہر دم اس امر کا خطرہ رہتا ہے کہ انسان ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علم خواہ اس کا تعلق حقائق الاشیاء سے ہو یا دینی حقائق اور صداقتوں سے، تمام تر صفات الٰہیہ کے ہر آن ظاہر ہونے والے مختلف النوع جلووں کی معرفت سے عبارت ہوتا ہے اسی لئے اس کے نتیجہ میں عرفانِ ذاتِ باری کی راہیں کھلتی ہیں اور انسان محبت الٰہی میں ترقی کر کے مقصدِ حیات کو پورا کرنے کی توفیق سے بہرہ ور ہوتا اور فوزِ عظیم کا وارث بنتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے علم کے حصول پر بہت زور دیا ہے۔

اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے حصولِ علم کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بنیادی بات یہ ذہن نشین کرائی ہے کہ علم والے اور جاہل ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ علم والوں کو جاہلوں پر بہر حال فوقیت حاصل رہے گی کیونکہ جو لوگ عقل سے کام لے کر علم حاصل کرنے میں کوشاں رہیں گے نصیحت سے عملاً فائدہ اٹھانے کی انہیں ہی توفیق ملے گی اور وہی بدرجۂ اولیٰ فائز المرام ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس بنیادی امر کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو (ان لوگوں سے) کہہ دے کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ (یعنی دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے) نصیحت سے حقیقی فائدہ تو عقل مند لوگ ہی اٹھاتے ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی صفات کے جلووں کو مثال دے دے کر ذہن نشین کرایا ہے۔ لیکن ساتھ ہی واضح فرمایا ہے کہ اس کی بیان کردہ ان مثالوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی اہلیت اہلِ علم میں ہی ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ ان سے سب سے زیادہ استفادہ کر کے اپنی زندگیوں میں حقیقی انقلاب لانے میں کامیاب ہوتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۴۴)

ترجمہ:۔ اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں لیکن علم والوں کے سوا کوئی ان کو پلے نہیں باندھتا۔

مزید برآں روحانی ترقی کی تمام تر بنیاد تقوےٰ اللہ پر ہے۔ تقوےٰ ہی وہ پہلا زینہ ہے جس کی مدد سے انسان روحانی رفعتوں کو درجہ بدرجہ طے کر سکتا ہے اور تقویٰ جو تمام تر خشیت الٰہی سے عبارت ہوتا ہے علم کے نتیجہ میں ہی انسان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تقوےٰ کو علم کا ثمرہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (فاطر آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی اس سے ڈرتے (یعنی اس کا تقویٰ اختیار کرتے) ہیں۔

جب نصیحتوں سے علم والے ہی صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاتے ہیں، اس کی بیان کردہ مثالوں کی اہمیت اور ان میں پوشیدہ حقیقت سے اصل آگاہی علم والوں کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ تقوےٰ کے وصف سے بدرجۂ اولیٰ علم والے ہی متصف کئے جاتے ہیں اور روحانی ترقی کے دروازے علم والوں پر ہی کھلتے ہیں تو پھر ظاہر ہے کہ جو بلند درجات اہلِ علم کو عطا کئے جائیں گے وہ دوسروں کے حصہ میں نہیں آئیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اہلِ علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

(المجادلہ آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ اللہ ان کو جو کہ مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

علم اور اہلِ علم کی اس درجہ فضیلت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کے لئے دو باتیں ضروری قرار دی ہیں ایک یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی اس امر سے پناہ مانگتا رہے کہ وہ جاہلوں میں شمار ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ اس کے حضور مسلسل یہ دعا بھی مانگتا رہے کہ وہ اس کے علم میں اضافہ کرتا رہے تاکہ اس کی معرفت ترقی پذیر ہو اور وہ یقین کے مرتبہ پر فائز ہو کر روحانیت میں ترقی کرتا چلا جائے۔ جہاں تک جاہلوں میں شمار کئے جانے کے خلاف خدا تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ دعا سکھائی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ میں (اس بات سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں شامل ہو جاؤں۔

اور جہاں تک علم سے بہرہ ور ہونے اور علم میں مسلسل اضافہ ہونے کی دعا کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ (طٰہٰ آیت ۱۱۵)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) یہ (مسلسل) کہتا رہ کہ اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا۔

اس آیت کریمہ میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھائی ہے حالانکہ علم و حکمت اور معرفت و بصیرت میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وہ بلند مقام عطا کیا ہے کہ جو کسی اور کو عطا ہی نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث ہی اس لئے فرمایا کہ آپ نوعِ انسانی کو علم و حکمت کا درس دیں اور انہیں اس طرح علم و حکمت سے آراستہ کریں کہ ان کے وجود باخدا ہی نہیں بلکہ خدانما بن جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس رفیع الشان منصب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (الجمعہ آیات ۳ تا ۵)

ترجمہ:۔ وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف اسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب (کا علم) اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اسکو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

یہ امر قابلِ غور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علم و حکمت و معرفت میں انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپکو رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کی دعا کرنے اور سدا کرتے رہنے کا حکم دیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرتیں اور ان کے جلوے غیر محدود ہیں اور اسی لئے علم و معرفت کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔

جب خود علم و معرفت کا بحرِ بیکراں ہونے کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے علم اور معرفت میں اضافہ کے لئے دعائیں مانگتے تھے تو مومنوں کے لئے تو علم و معرفت میں اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کے پیشِ نظر یہ دعا مانگنا اور ہمیشہ ہی مانگتے رہنا ہزاروں لاکھوں گنا بڑھ کر ضروری ہے۔ ہر مومن کا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ علم حاصل کرے اور معرفت میں ترقی کی راہیں تلاش کرے اور حصولِ علم و معرفت کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دے اور پھر علم و معرفت میں مسلسل اضافہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا رہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمارا سالانہ جلسہ ہزاروں برکتیں اپنے دامن میں رکھتا ہے

اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ ہماری نیتیں پاک ہوں اور ان میں کسی قسم کا کوئی فساد نہ ہو:

تقاریر کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور ہر وقت کی دعاؤں کے ساتھ جلسہ سالانہ کی برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں

از حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ صلح ۱۳۴۷ ہش مطابق ۵ جنوری ۱۹۶۸ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

ہمارا سالانہ جلسہ

ہزاروں برکتیں اپنے دامن میں لیے آگیا ہے یہ اجتماع جماعت پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔

پہلی تو یہ کہ خلوص نیت کے ساتھ اس اجتماع میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کہ عمل صالح کے لیے یہ ضروری ہے کہ نیت بھی خالص ہو اور اس میں کسی قسم کا فساد نہ ہو اگر بدنیتی سے اور فساد کی غرض سے ایسا کام کیا جائے جو بظاہر دنیا کی نگاہ میں عمل صالح ہو تو وہ عمل اللہ کی نگاہ میں عمل صالح نہیں ہوتا۔ پس اس جلسہ میں شرکت کے لیے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہماری نیتیں پاک ہوں اور ان میں کسی قسم کا کوئی فساد نہ ہو۔

کس نیت کے ساتھ اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے؛ اس کے متعلق حضرت (اقدس) ..... فرماتے ہیں۔

"دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لیے اور دعا میں شریک ہونے کے لیے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے (جلسہ کی تاریخ پر) اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سننے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لیے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لیے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائیگی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لیے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائیگا اس جلسہ میں اس کے لیے دعائے مغفرت کی جائیگی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لیے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لیے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہٗ کوشش کی جائیگی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

{ اشتہار مشمولہ آسمانی فیصلہ مطبوعہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ ۱ و ب بحوالہ (روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲) }

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

"سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے، ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں ..... اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۲۰)

یہ دو اقتباسات جو اس وقت میں نے آپ دوستوں کو سنائے ہیں ان میں حضرت (اقدس) ..... نے مندرجہ ذیل باتوں کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ ایک یہ کہ یہ جلسہ معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں جس طرح میلے ہوتے ہیں دوسرے اجتماع ہوتے ہیں۔ اس قسم کا یہ جلسہ نہیں ہے اس لیے جو غرض اس جلسہ کے انعقاد کی ہے اس سے کبھی غافل نہ رہیں اور اس کے حصول کے لیے حتی الوسع انتہائی کوشش کرتے رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ معمولی جلسہ نہیں ہے۔ یہ تو ایک روحانی اجتماع ہے اور اس روحانی اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو روحانی فضا پیدا ہوتی ہے ایک تو اس میں کسی قسم کا انتشار پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے بچتے رہنا چاہیئے اور دوسرے اس روحانی فضا سے جس قدر برکات بھی حاصل کی جا سکتی ہیں انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۲۔ دوسری بات حضرت (اقدس) ..... نے یہ بیان فرمائی ہے کہ دوست محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لیے شرکت کریں اس چھوٹے سے فقرہ میں بڑی حکمت کی بات حضرت (اقدس) ..... نے بیان کی ہے اور وہ یہ کہ جلسہ میں شمولیت کی غرض یہ نہ ہو کہ فلاں کی یا فلاں کی باتیں سننی ہیں غرض یہ ہو کہ ہم نے ربانی باتیں سننے کے لیے یہاں جمع ہونا ہے۔

تو جہاں تک افراد اور انسانوں کا تعلق تھا ان کو ہمارے ذہنوں سے اس فقرہ نے محو کر دیا اور صرف یہ بات حاضر رہی کہ ہم نے خدا کے لیے جمع ہونا ہے۔ تاہم خدا کی باتیں اس اجتماع میں سنیں خواہ وہ کسی منہ سے نکلیں اس سے یہ ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے کہ دوست جلسہ میں شمولیت کے لیے باہر سے تشریف لائیں یا وہ مقامی دوست جو جلسہ میں کسی کام پر کسی فرض کو ادا نہ کر رہے ہوں وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ تقاریر کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ جلسہ گاہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ بیٹھیں اور نہایت غور کے ساتھ تقاریر کو سنیں تاکہ وہ ربانی باتیں دل اور دماغ میں اتر جائیں جو اس پروگرام کے ماتحت اس جلسہ میں بیان کی جائیں۔ بعض دوست اپنی غفلت یا لاپرواہی کی وجہ سے جلسہ کی تقاریر کے پروگرام میں پوری توجہ سے اور شوق سے شامل نہیں ہوتے بلکہ ایک حصہ اِدھر اُدھر ضائع کر دیتے ہیں سارے وقت کے پروگرام میں شامل نہیں رہتے سوائے ضروری حاجت کے جس کے لیے انسان کو بہرحال اُٹھنا پڑتا ہے اس کے علاوہ کوئی ایک منٹ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم جلسہ گاہ میں نہ گذاریں۔ مجھے علم ہے کہ بعض دوست پروگرام دیکھ کر یہ فیصلہ کرتے ہیں اپنے دل میں کہ فلاں کی تقریر ہم نے ضرور سننی ہے اور فلاں کی ہم نے ضرور سننی ہے۔ چار پانچ تقاریر کے متعلق وہ فیصلہ کر لیتے ہیں اور باقی تقاریر میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے حالانکہ ان کو بلایا یہ کہہ کر گیا تھا کہ

ربانی باتیں سننے کے لیے

یہاں جمع ہوں لیکن وہ ربانی باتوں کو اہمیت دینے کی بجائے ان ربانی باتوں کو اہمیت دیتے ہیں جو کسی خاص آدمی کی زبان سے نکلیں حضرت (اقدس) ..... نے آپ کو اس لیے جمع نہیں کیا اگر آپ حضرت (اقدس) ..... پر لبیک کہتے ہوئے جمع ہوتے ہیں تو آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ ان شرائط کی پابندی کریں جو شرائط حضرت (اقدس) ..... نے آپ پر عائد کی ہیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو بہت سی برکات سے محروم ہو جائیں گے۔

۳۔ تیسری بات حضرت (اقدس) ..... نے یہ بیان فرمائی کہ اس اجتماع میں اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کے بہت سے مواقع ملتے ہیں۔ ان دعاؤں میں شریک ہونے اور ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کی نیت سے اس اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس لئے جو یہاں آتے ہیں اور جو یہاں رہتے ہیں اور خدمت پر اس وقت لگے ہوئے نہیں ہوتے ان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان

دعاؤں کے مواقع کو ضائع نہ کریں

افتتاحی دُعا جلسہ کے ایام میں تو افتتاح کے موقعہ پر ہوتی ہے۔ پھر جلسہ جب ختم ہوتا ہے اُس وقت ہوتی ہے اس کے علاوہ بھی بعض دفعہ ایسے مواقع میسر آجاتے ہیں جب اجتماعی دُعا کی جاتی ہے۔ ایک حصہ زائرین کا اور کچھ یہاں رہنے والوں کا بھی صبح تہجد کے وقت اکٹھے نوافل ادا کر کے اجتماعی دعا کا موقعہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ ایسا موقعہ تو نہیں جس کے متعلق میں کہوں کہ سب اس میں شامل ہوں کیونکہ سب کی شمولیت کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ یہ مسجد بھی چھوٹی سی ہے۔

بہرحال جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور وہ اس میں شامل ہو سکیں انہیں اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے انفرادی طور پر بھی

ہر وقت دُعا کرتے رہنا چاہیئے

خاص توجہ اور انہماک کے ساتھ زیادہ تر ان ایام کے سب اوقات دعاؤں سے معمور ہونے چاہئیں۔ کوئی ایسا لمحہ بھی نہیں ہونا چاہیئے ان ایام میں جو دعا سے خالی اور اللہ کی برکت سے خالی ہو۔

۴۔ چوتھی بات جماعت کو مخاطب کر کے حضرت (اقدس) ..... نے یہ فرمائی کہ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے کچھ نہ کچھ تو دنیوی حرج کرنا پڑتے ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کسی قسم کا کوئی حرج بھی آپ نہ کریں اور پھر اس میں شامل ہو جائیں۔ باہر سے آنے والے پیسہ خرچ کرتے ہیں، اپنی رخصتیں خرچ کرتے ہیں، اپنی تجارتوں کو چھوڑ کے اس

جلسہ کی برکات میں حصہ لینے کے لئے

اس میں جمع ہوتے ہیں۔ جو یہاں کے رہنے والے ہیں وہ جلسہ کے لئے اپنے چوبیس گھنٹے وقف کرتے ہیں (قریباً سارے) لیکن جو نہیں کرتے انہیں اس خیال سے ترساں رہنا چاہیئے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو وہ مول نہ لینے والے ہوں۔ پس حضرت (اقدس) ..... نے یہاں یہ فرمایا کہ کچھ نہ کچھ تمہیں حرج تو کرنا پڑے گا، کچھ تکلیف اٹھانی پڑے گی، کچھ مال خرچ کرنا پڑے گا، کچھ عادتوں کو چھوڑنا پڑے گا لیکن خدا کے لئے اور ربانی باتوں کو سننے کے لئے تمہیں

ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے

بڑے مخلص امیر اور بڑے مخلص غریب اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ مجھے خود ذاتی طور پر ایسے دوستوں کا علم ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیوی اموال بھی کثرت سے دیئے ہیں لیکن جلسہ کے ایام میں ان کے سارے خاندان کو ایک غسل خانہ مل جائے جس میں پرالی بچھی ہو تو ان کے دل خدا کی حمد سے بھر جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی رہائش کا سامان پیدا کر دیا ہے اور یہ ایسی مثالیں ہیں کہ غیر تو ان کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ خیال کریں گے کہ شاید یونہی باتیں بنا رہے ہیں لیکن جلسہ پر آئیں اور دیکھیں تو ان کو پتہ لگے کہ کس خالص نیت اور کس پاک دل کے ساتھ یہ لوگ اس جلسہ میں شرکت کرتے ہیں۔

تو حضرت (اقدس) .... کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے اگر باہر کی جماعتوں تک میری آواز پہنچ جائے یا جن کو پہلے بھی اس بات کا علم ہو یا یاد دہانی کرائی گئی ہو وہ ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہوں اور حضرت (اقدس) .... کی خواہش کو پورا کریں اور اپنے لئے برکات کے سامان پیدا کر لیں۔

۵۔ حضرت (اقدس) ..... نے ان اقتباسات میں پانچویں بات ہمیں یہ بتائی ہے کہ عارضی فائدہ اس جلسہ سالانہ کا یہ بھی ہے کہ

باہمی ملاقات کے مواقع

میسر آتے ہیں۔ چاروں طرف سے (صرف ہمارے ملک کے چاروں اطراف سے ہی نہیں بلکہ دنیا کی چاروں اطراف سے) لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں کہیں سے کم کہیں سے زیادہ۔ تو مواقع میسر آتے ہیں اس بات کے کہ آپس میں ملیں، تبادلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیال کریں محبت و پیار کا اظہار کریں اور ہم اخوت و محبت کے جو جذبات ایک دوسرے کے لئے اپنے دل میں رکھتے ہیں ان میں زیادتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے ہم پہلے سے زیادہ وارث بنیں اور اس طرح رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے ۔ حضرت (اقدس) ..... نے یہاں یہ فرمایا کہ اسلام نے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا ہے لیکن صرف کہنے سے بھائی بھائی تو نہیں بنتے جب تک ایسے مواقع میسر نہ آئیں جب وہ بھائی بھائی کی طرح آپس میں مل رہے ہوں اور بھائی بھائی کی طرح اپنے نفسوں کی چھوٹی چھوٹی عادتوں کو قربان کر کے دوسروں کے آرام کا اور سکون کا اور راحت کا انتظام کر رہے ہوں ۔ تو یہ ایک عارضی فائدہ بھی ہے جو اس جلسہ سے اٹھایا جانا چاہیئے ۔

۶ ۔ چھٹی بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جو دوست اس عرصہ میں اس دارِ فانی سے گذر چکے ہوں ان کے لئے دعائے مغفرت اور خصوصاً موصی صاحبان کیلئے

دعائے مغفرت کا موقع

ہوتا ہے اسی وجہ سے کثرت سے دوست بہشتی مقبرہ جاتے ہیں اور بچھڑے ہوئے بہنوں اور بھائیوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں لیکن جن کو اس طرف پہلے خیال نہیں آیا اُن کو اب میں متوجہ کرتا ہوں کہ جلسہ کے ایام میں کچھ وقتوں کو اس غرض کے لئے بھی فارغ رکھیں کہ وہ بہشتی مقبرہ میں جائیں اور وہاں ان موصی اور موصیات کیلئے دعا کریں جو وہاں مدفون ہیں اور وہیں اپنے تمام ان بھائیوں کے لئے دعا کریں جو اس دنیا کو اس عرصہ میں چھوڑ چکے ہیں ، ہم سے جدا ہو گئے اور اپنے رب کے حضور پہنچ چکے ہیں

۷ ۔ ساتویں بات حضرت (اقدس) ..... نے یہ فرمائی کہ صرف یہی فوائد اس جلسہ کے نہیں جو میں نے یہاں بیان کئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ

بہت سے روحانی فوائد

ایسے ہیں جن کا میں نے ذکر نہیں کیا اور بہت سے ایسے ہیں جو اس وقت ہمارے فائدے کے نہیں لیکن آئندہ ان سے استفادہ ہو سکتا ہے آپ فرماتے ہیں اور اپنے اپنے وقت پر وہ ظاہر ہوں گے اور روحانی فوائد اور منافع بڑی کثرت سے ہیں یعنی صرف یہی چند ایک نہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ (اس کی دلیل آپ نے یہ دی) یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق پر بنیاد ہے ۔

تو جس اجتماع کی بنیاد خالص تائیدِ حق پر ہو اس

میں دو ایک یا پانچ سات نہیں بلکہ بے شمار روحانی فوائد ہوتے ہیں اور ہر روحانی فائدہ سے استفادہ کرنا مومن کا فرض ہے ۔

اور (۸) آٹھویں بات ان دو اقتباسات میں حضرت (اقدس) نے یہ بیان فرمائی ہے اپنے متعلق اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت (اقدس) ..... کی نیابت میں ..... امام کا بھی فرض ہے جو اسے یاد دلایا گیا ہے ۔ نیز جماعت کو بھی بتایا گیا ہے کہ ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ (امام کا فرض ہوگا کہ احباب جماعت کی "خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ جل شانہ کوشش کرے"

تو ان ایام میں امام خاص طور پر یہ دعائیں کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کی خشکی اور اجنبیت کو دور کرے اور ان کی اخوت اور محبت کو زیادہ کرے اور بشاشتِ ایمانی ہر آن اور ہر وقت بڑھتی چلی جائے اور نفاق کا کوئی پہلو بھی اُن کے اندر باقی نہ رہے اور جو منافق ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے ۔

تو یہ آٹھ باتیں ہیں جن کا ذکر حضرت (اقدس) ..... نے ان دو چھوٹے سے اقتباسات میں کیا ہے جن کی طرف میں اپنے دوستوں کو توجہ دلا رہا ہوں ۔

اس کے علاوہ جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ جلسہ کے ایام میں ربوہ میں فحش کلامی سے پرہیز کیا جائے کسی قسم کی فحش کلامی اس موقعہ پر خصوصاً جائز نہیں ۔ کبھی بھی جائز نہیں لیکن اجتماع کے موقع پر خاص احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے گاؤں میں رہنے والے بہت سے دیہاتی بہت ہی مہذب ہیں ان کی زبانیں پاک اور صاف ہوتی ہیں اور کوئی گندی بات اُن کی یا اُن کے بچوں کی زبان پر نہیں آتی ۔ یہی حال شہر میں بسنے والے احمدیوں کا ہے ۔ لیکن ایک طبقہ جس کی صحیح تربیت نہیں ہوتی ، کیونکہ ہم تو ہمیشہ ہر آن بڑھنے والی قوم ہیں ، نئے آدمی داخل ہوتے رہتے ہیں ، ایک وقت تک ان کی پوری تربیت ابھی نہیں ہوئی ہوتی ان کو

گند بولنے کی عادت

پڑی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ ہی جاتی ہے اس عادت کو دور کرنے کا یہ بڑا اچھا موقع ہے خاص طور پر وہ خیال رکھیں کہ ان کی زبانیں اور ان کے رشتہ داروں اور بچوں کی زبانیں پاک رہیں تا سارا سال ہی یہ عادت ان کی قائم رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں ۔

ایسے اجتماعوں پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض دفعہ اختلاف ہو جاتا ہے مگر کسی قسم کا جلال نہیں ہونا چاہیئے لڑائی جھگڑے سے پورا پرہیز کرنا چاہیئے اگر جائز یا ناجائز بات کوئی ایسی دیکھیں جس سے طبیعت میں اشتعال پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو اپنے نفسوں پر قابو رکھیں ۔ چھوٹی چھوٹی قربانیاں دے کر اپنی عادت کی یا نفس کے جوش کی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر لیں تو اس سے زیادہ سستا سودا اور کیا ہو سکتا ہے .....

باہمی مودت اور اخوت اور پیار کو قائم رکھنے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا بڑا ضروری ہے ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض احمدی جھگڑتے ہیں اور اتنی ذہنی کوفت اٹھانی پڑتی ہے مجھے اور دوسرے ذمہ دار آدمیوں کو کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے ہمیں کوفت پہنچا کر بھی گنہگار بنتے ہیں اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ گناہ کیوں سمیٹتے ہیں ؟ ؟ ؟ اگر ان باتوں کا خیال رکھیں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں لیکن آپ کا فائدہ بڑا ہے آپ کو ثواب بڑا ہے ۔ تو

ہر قسم کی لڑائی جھگڑے سے بچنا

نہایت ضروری ہے ۔ ان دنوں میں غیر تربیت یافتہ آدمی بھی آتے ہیں ۔ نیز ہزاروں کی تعداد میں ایسے احباب آتے ہیں جن کا جماعت سے ابھی تعلق قائم نہیں ہوا ۔ اپنی علم تربیت کے ساتھ وہ یہاں آتے ہیں ۔ آپ نے خود ثواب کمانا ہے اور ان لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ پیش کرنا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ واقعہ میں دنیا میں ایک مقام ہے جسے ہم جنت کہہ سکتے ہیں ۔ جہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ ہر شخص دوسرے کا خیال رکھنے والا دوسرے کی خاطر تکلیف برداشت کرنیوالا اور ہر قسم کے جلال سے بچنے والا ہے اور چوتھی ذمہ داری جو ان دنوں جماعت پر عائد ہوتی ہے وہ فسق سے بچنے کی ہے صرف کبیرہ گناہ کو ہی فسق نہیں کہتے بلکہ کبیرہ اور صغیرہ چھوٹے اور بڑے ہر دو گناہ کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے تو چھوٹے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوٹے گناہ سے بھی بچنا اس اجتماع پر ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ انعام حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ وہ لوگ جو ان احکام میں سے جو میں نے قرآن کریم اور اسلامی تعلیم میں ان پر نازل کئے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہیں رکھیں گے وہ ان انعامات کے وارث نہیں ہوں گے جو کامل طور پر ہدایت یافتہ لوگوں کو ملتے ہیں۔ لَا يَهْدِي میں یہ بتایا ہے کہ ان کا انجام اس طرح بخیر نہیں ہوگا جس طرح ہدایت یافتہ کا انجام بخیر ہوا کرتا ہے۔ اگر ہم بہترین انعامات کا وارث ہونا چاہتے ہیں۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ ہمیں ہدایت یافتہ پائے اور ہمارے گناہوں پر اپنی مغفرت کی چادر ڈال دے تو ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ جہاں تک ہماری طاقت اور استعداد میں ہو

چھوٹے چھوٹے گناہ سے بھی بچنے کی کوشش کریں

یعنی ہر بات جس سے اسلام ہمیں روکتا ہے خواہ وہ دنیا کی یا ہماری نظر میں کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو ہم اس سے بچیں اور ہر وہ حکم جس کے کرنیکی اللہ ہمیں ہدایت کرتا ہے ہم اس کے بجالانے میں ہر ممکن تدبیر کو اختیار کریں اس کے بغیر ہم ہدایت یافتہ جماعت کے انعام نہیں پا سکتے۔

پس یہ ایک بڑا ہی اہم موقع ہے۔ بڑا ہی بابرکت موقع ہے۔ رحمتوں کے حصول کا ایک عظیم موقع ہے جسے ہم اپنا جلسہ سالانہ کہتے ہیں۔ اس موقع پر ان دنوں میں ان اوقات میں پوری کوشش کرنی چاہیئے پوری توجہ کے ساتھ اور پوری تدبیر کے ساتھ اور ہر وقت کی دعاؤں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے کہ ہم سے چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی سرزد نہ ہو اور شیطان کا ہلکے سے ہلکا تیر بھی ہمارے جسموں اور ہماری روحوں میں پیوست نہ ہو تاکہ ہم اس کے غضب کے نیچے نہ آجائیں تاکہ ہم اس کی رحمتوں سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں

ربوہ میں بسنے والوں کیلئے یہ ضروری ہے

کہ وہ ان دنوں میں صفائی کا خاص خیال رکھیں ..... قرآن کریم نے بھی اس طرف بڑی توجہ دی ہے اور ہمیں توجہ دلائی ہے کہ مکہ کے متعلق جو "طَهِّرَا" کا حکم ہے ان سب کے لئے ہے جو مقاصدِ کعبہ کے حصول کی تمنا اور خواہش رکھتے ہیں اور ان برکات سے حصہ لینے کی آرزو مند ہیں جن کا تعلق خانہ کعبہ سے ہے تو صفائی کی طرف اہل ربوہ خاص طور پر متوجہ ہوں اور اپنی گلیوں اور سڑکوں کو صاف ستھرا رکھیں۔ اسی طرح وہ دکاندار جو مستقل یہاں تجارت کرتے ہیں یا وہ جو عارضی طور پر جلسہ کے دنوں میں اپنی دکانیں لگاتے ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی دکان میں ایسا انتظام کریں کہ وہاں کسی قسم کا کوئی گند پیدا نہ ہو مثلاً مالٹے یا سنگترے یا اور پھل کھایا جاتا ہے یا بعض اور چیزیں کھائی جاتی ہیں جن کا ایک حصہ (چھلکے وغیرہ) پھینکنا پڑتا ہے یہ اس طرح نہ پھینکے جائیں کہ گندگی نظر آئے۔ ان سب کو سمیٹ دینا چاہیئے اور صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ لیکن

سب سے بڑی ذمہ داری

اہلِ ربوہ پر حضرت (اقدس) ..... کے مہمانوں کی مہمان نوازی کی ہے حضرت (اقدس) ..... اللہ تعالیٰ کے نام پر ہزاروں کو بلاتے ہیں جو لبیک کہتے ہوئے ان ایام میں یہاں جمع ہو جاتے ہیں اور جماعت مہمانوں کا انتظام کرتی ہے کچھ تو مادی اشیاء ہیں کھانے پینے کی چیزیں یا مکان وغیرہ وغیرہ اس کا انتظام تو منتظمین کے سپرد ہے وہ کرتے ہیں لیکن اس انتظام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ رضا کارانہ خدام انہیں میسر آئیں بعض نوجوان بھی اور بڑے بھی بڑی محبت اور پیار کے ساتھ یہ خدمت چوبیس گھنٹے بجالاتے ہیں لیکن بعض وہ بھی ہیں جو اس موقع کی خدمت کی برکتوں سے ناآشنا نظر آتے ہیں۔ اللہ ان پر رحم کرے۔ اس موقع پر مہمان نوازی کرتے ہوئے خدمت بجالانے کا بڑا ہی ثواب ہے۔ پس خود کو اور اپنے بچوں کو اس ثواب سے محروم نہ رکھیں ہم نے ہمارے سارے گھر نے اپنے بچپن کا زمانہ بھی (اور بڑے ہو کر بھی) جلسے کے دنوں کی خدمت کو اتنے محبت اور پیار سے ادا کیا ہے کہ کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم کسی پر ذرہ احسان کر رہے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ ہی دل اس احساس سے پُر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو توفیق دی ہے کہ وہ ہم پر احسان کر رہے ہیں ہم سے خدمت لے کر۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کس پر ہم احسان جتائیں؟ اس پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ ہمارے لئے ہماری پیدائش سے بھی لاکھوں سال پہلے سے اپنی رحمتوں کے سامان پیدا کئے۔ کیا ہم اپنے اللہ پر احسان رکھیں گے کیا ہم اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

احسان تو خدا کا ہے کہ وہ ہمارے لئے برکتوں کے حصول کے مواقع پیدا کرتا ہے پس

اس خدمت کو معمولی خدمت نہ سمجھو

بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت!!! ان چند دنوں کو خدا کے لئے جو بیس گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات کی اور اس خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ چوبیس گھنٹے حضرت (اقدس) ..... کے

مہمانوں کی خدمت میں

گزار کے اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

الفضل ۸ رجون ۱۹۶۸ء

امریکہ میں ٹیلی ویژن

گیا اور پڑھ کر بھی سنایا گیا۔ الحمد للہ۔ پروگرام کے آخر میں سورۃ فاتحہ کا انگریزی ترجمہ سنایا گیا۔ پروگرام کے ڈائریکٹر کو مکرم کلیم صاحب نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بمعہ عربی متن، اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ اور احمدیت اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کتب بطور تحفہ پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لیں۔

یاد رہے کہ یہ کیبل ٹیلی ویژن جس پر یہ پروگرام ہوا عموماً بہت امیر کبیر لوگوں کے پاس ہوتا ہے کیونکہ یہ خاص قسم کا ٹی وی ہے جس پر اخراجات زیادہ آتے ہیں۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پروگرام کے ذریعے سے چوٹی کے امیر طبقہ کے گھروں میں بھی دینِ حق کا پیغام پوری کامیابی سے پہنچ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

ادائیگی زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے۔ اور اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کے لئے

مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ۔ فون ۵۳۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

ھو الشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان۔ پوسٹ بکس ۲۲۲ • چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۷۳۹۹۷

ربوہ کا پتہ: مکان نمبر ۳/۱۵ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان۔ ربوہ) دوائی اور مشورہ کیلئے یہاں تشریف لاویں!

حکومتِ پنجاب سے منظور شدہ

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب ربوہ میں اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم

بجلی کی فراہمی، پکی سڑکیں، پکی نالیاں

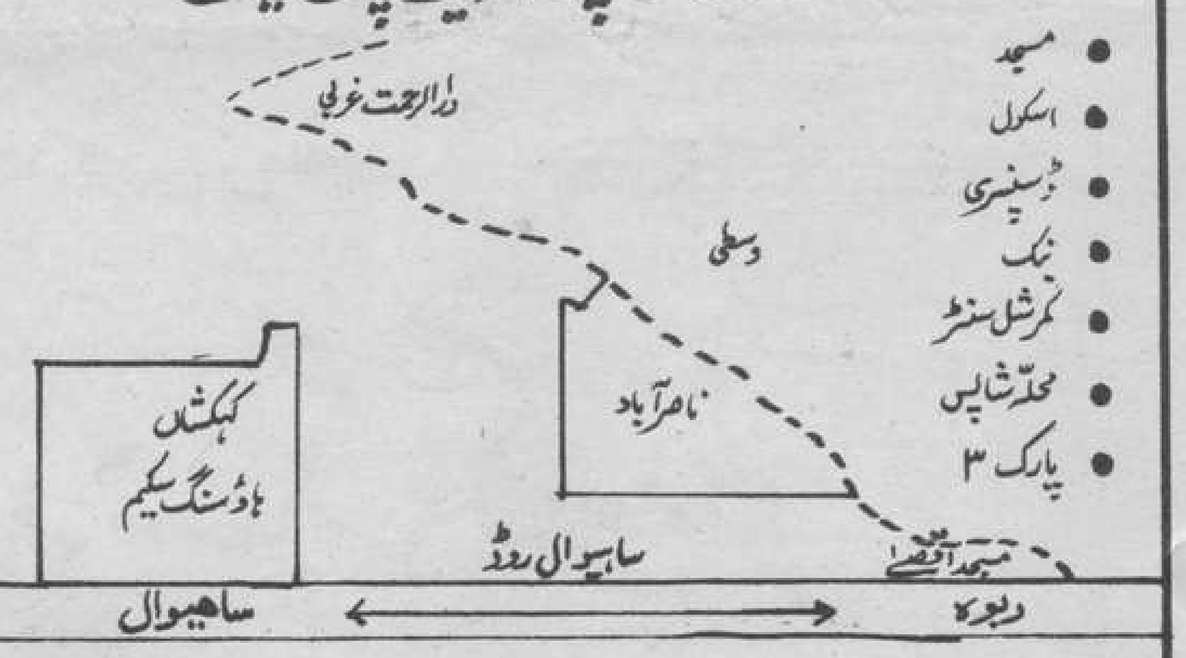

• مسجد
• اسکول
• ڈسپنسری
• بنک
• کمرشل سنٹر
• محلہ شاپس
• پارک ۳

گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیولپمنٹ شروع ہو رہی ہے ۴۰۔۳۰۔۲۵ فٹ کی کھلی سڑکیں۔ مجوزہ پلان۔ سیلاب سے محفوظ کیٹی حدود میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے اپنی پسند کے مطابق گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز کے پلاٹس حاصل کریں (سائز)

۳ مرلہ۔ ۴۵×۲۲، ۵ مرلہ۔ ۵۰×۲۸، ۷ مرلہ۔ ۵۵×۳۵، ۱۰ مرلہ۔ ۷۰×۴۰، ۲۰ مرلہ۔ ۱۰۰×۵۵

مزید معلومات کے لئے:

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گول بازار ربوہ: فون آفس: ۴۹۸، فون رہائش: ۴۷۸

سویابین

طاقت اور ذہانت کے لئے بہترین

کراچی کے احباب کے لیے خوشخبری

ہمارے سٹور سے احباب درج ذیل صورتوں میں "سویابین" مناسب داموں پر حاصل کر سکتے ہیں۔

• سویابین پیکٹ ۲ کلو -/۱۶ روپے
• سویابین آٹا (کھانا پکانے کیلئے عمدہ) مضبوط پلاسٹک ڈبہ کی پیکنگ میں دو کلو -/۲۴ روپے

: اس کے علاوہ :

(۱) سویابین (لیسا تھین) بصورت کیپسول
(۲) سویابین بصورت سیرپ (SYRUP) بھی دستیاب ہیں

: فوائد :

• سویابین کے فوائد کے بارے میں احباب کرام نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات بھی متعدد بار پڑھے اور سنے ہونگے۔ سویابین کسی بھی شکل میں استعمال کیا جائے۔ صحت، طاقت اور خصوصاً ذہانت کی ترقی کیلئے اعلیٰ درجہ کی تاثیر کا حامل ہے۔ خاص طور پر طالب علم کیلئے یہ غذا بہت مفید ہے۔

احمد حبیب سٹور

[۱] ٹیونیشا لائیٹنز۔ بالمقابل بلڈی ورکشاپ نمبر ۶۰۲ کراچی ۳ (فون: ۵۱۴۰۵۱)

الفرقان کولڈ سپاٹ

[۲] R-۵۲ بلاک ۶ (کراسنگ ریلوے لائن) پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹

— ملک خالق داد خان — (فون: ۴۳۷۹۰۶)

الفضل خود خرید کر پڑھیں۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب مشہور دواخانہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے

زیر نگرانی حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

ربوہ فون نمبر ۶۳۸

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ (سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد ادارہ ○ ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱ ریلوے روڈ بالمقابل ربوہ
فون گھر ۴۲۱ ریلوے سٹیشن رحمت بازار کو یاد رکھیں

جائیداد کی خرید و فروخت
کے لئے
قابلِ اعتماد اِدارہ
صدیق اسٹیٹ ایجنسی
نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ - ربوہ
— پروپرائٹر —
چوہدری محمد صدیق
فون دفتر : ۶۴۰
فون رہائش : ۵۴۰

کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
پلاٹ، مکان، وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے
لینڈ مارکس
(پبلشرز)
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۳۶ (کراچی نمبر ۴)
فون: ۵۴۰۸۶۶ - ۵۴۰۸۳۴

موجد پائلز کیور کی پیشکش
CMC
نظامِ تنفس Respiratory System
کی پرانی بیماریوں کے کامیاب نسخے جو دوسری ادویات کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔
دمہ Asthma Course Rs. 40/-
نزلہ حلق Catarrh Cure Rs. 15/-
پرانا زکام Cold Cure Rs. 15/-
مزمن کھانسی Cough Cure Rs. 15/-
نیز ٹانسلز۔ ناک کی بندش۔ گلے کی سوزش و خراش وغیرہ کی کیورز (CURES) مارکیٹ سے ۱۵/- فی کیور۔ ڈاک پارسل سے ۵/- مزید۔
— پرانے کھٹے ولٹ ریجیکٹ —
رکیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

کئی سال سے آپکی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر: ۵۳۵

خوبصورت رہائشی سکیم ملحقہ نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
"الحمرا پارک" فون ۳۸۵۲
میں چند رہائشی پلاٹ موجود ہیں، احباب فائدہ اُٹھائیں
○ **الحمرا اسٹیٹس** ۶۹۹-اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

بشیر انجنیئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ
ایسوشی ایٹس آف
میسرز بشیر اینڈ کمپنی
ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز
(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)
لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال کے سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم
کی چادروں کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
ہیڈ آفس — فون نمبر
حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور ۵۲۷۸۳ ، ۴۱۳۳۲۲
شاخیں (۱) لوہا مارکیٹ، لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳ — (۲) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴
فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور